

## 334296-کھلیوں کے متعلق سٹے بازی کے لیے سافٹ ویر بنا کر دینے کا حکم

سوال

میں پروگرام کے طور پر کام کرتا ہوں، اور میرے ایک کلانٹ نے مجھ سے اپنے لیے ایک سافٹ ویر تیار کرنے کا کہا ہے جو کہ کھلیوں پر سٹے بازی کی خبریں کسی ویب سائٹ سے ملی گرام کے گروپ تک پہنچانے کا کام کرے گا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اس سٹے بازی میں کیسے کام ہوتا ہے؟ تو اس نے بتایا کہ یہ جوئے سے مختلف ہے، کیونکہ اس قسم میں پیسے کا نقصان سرے سے نہیں ہے۔ سافٹ ویر صرف سٹے بازی اور شرطوں کی تازہ ترین خبریں منتقل کرتا ہے۔ مجھے اس کی یہ باتیں اچھی طرح سمجھ نہیں آئیں۔ جن کھلیوں کی خبریں شائع ہوں گی ان کی کوہرست کو میں نے دیکھا تو ان میں تیر اندازی بھی شامل تھی۔ یہاں واضح رہے کہ کھلی کی نوعیت صارف کی مرضی پر محصور ہے وہ جو مرضی کھلی منتخب کرے۔ تو مجھے بتائیں کہ ایسے سافٹ ویر بنا کر دینے کا کیا حکم ہے؛ کیا یہ حرام ہے کیونکہ اکثر کھلیوں میں شرط لگانا اور سٹے بازی جائز نہیں ہوتی۔

جواب کا خلاصہ

ایسی شرطوں میں معاوضہ یا انعام دینا جائز نہیں ہے، خواہ مقابلہ کرنے والوں میں سے کسی ایک کی طرف سے ہو یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی طرف سے۔ پیشین گوئی کے صحیح ہونے پر شرط لگانا جائز نہیں، حتیٰ کہ رقم کے بغیر بھی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ غیب کے متعلق اٹکل لگانے سے تعلق رکھتا ہے، نیز ایسی شرطوں سے متعلق کسی بھی چیز کا پروگرام تیار کر کے دینا جائز نہیں ہے۔

پسندیدہ جواب

کھلیوں میں سٹے بازی کا مطلب: کسی مخصوص میچ یا رس میں جیتنے والے کے بارے میں لوگوں کے ایک گروپ کا پیشین گوئیاں کرنا ہوتا ہے۔ ایسی پیشین گوئیاں کر کے شرط لگانا حرام ہے، چاہے اس میں مالی انعام موجود ہو یا نہ ہو؛ اس کے حرام ہونی کی وجہ درج ذیل امور ہیں:

1- یہ جھوٹی قیاس آرائیوں پر بنی عمل ہے؛ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ اس کا نتیجہ وہی ہو گا جس کا وہ اندازہ لگائے یہاں ہے!

2- اگر ایسی شرطوں میں مالی انعام بھی موجود ہو جو ہارے والا دا کرے گا، تو یہ حرام ہو جائے، اور اگر انعام فریقین کے علاوہ کوئی اور دوسرے توبہ بھی حلال نہیں ہے؛ کیونکہ اس کام میں انعام لینا بھی حلال نہیں ہے۔

کیونکہ انعام یا نقدی انعام گھڑوڑ، اونٹ دوڑ اور تیر اندازی میں لینا جائز ہے، یا ایسے مقابلوں میں انعام وصول کرنا جائز ہے جنہیں جائز مقابلوں میں شامل کیا گیا ہے، مثلاً: حظ قرآن، حظ حدیث اور فتنی مقابلہ بجات جن سے اقامت دین کے لیے مدد ملتی ہے اور دین کی نشر و اشاعت ہوتی ہے۔ حدیث مبارک ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ بنی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (انعام صرف نیزہ بازی، اونٹ دوڑ اور گھڑوڑ میں ہے) اس حدیث کو ابو داود رحمہ اللہ (2574)، ترمذی رحمہ اللہ (1700) نے روایت کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے، نیزا بن ماجہ: (2878) نے بھی اسے روایت کیا ہے، اور البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح ابو داود" اور دیگر کتابوں میں صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث کے عربی الفاظ: {السبت} اس انعام یا اکرامیہ کو کہتے ہیں جو مقابلے میں شریک شخص کو جیتنے پر دیا جاتا ہے، چنانچہ ابن اثیر رحمہ اللہ "النهاية" (2/844) میں کہتے ہیں: "مقابلے میں جو رقم شرط کے طور پر رکھی جاتے، اسے {السبت} کہتے ہیں۔" ختم شد

علامہ سندھی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یعنی مطلب یہ ہے کہ : مقابله میں شرکت کر کے مال کا نام صرف انہی دو چیزوں میں جائز ہے، یعنی اونٹ دوڑ اور گھڑ دوڑ، پھر انہی کے ساتھ جگلی آلات کے استعمال کی ممارت کو بھی شامل کر دیا گیا؛ کیونکہ اس طرح جہاد کی ترغیب بھی ہو گئی اور اس کی تربیت بھی۔ " ختم شد  
حاشیہ السندی علی سنن ابن ماجہ" (206/2)

ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب : "العروسیہ ص 318" میں لکھتے ہیں :

"اگلارہواں مسئلہ : حفظ قرآن، حفظ حدیث، اور حفظ فقی مسائل وغیرہ جیسے منید علوم کے مقابلوں میں شرکت اور پھر صحیح جواب دینے پر مالی انعام وصول کرنا جائز ہے؟  
امام مالک، امام احمد، اور امام شافعی رحمہم اللہ کے شاگردوں نے اسے منع قرار دیا ہے، جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کے شاگردوں نے اور ہمارے شیخ [شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہم اللہ] نے اسے جائز کہا ہے، اسی موقف کو ابن عبد البر رحمہم اللہ نے امام شافعی سے بھی نقل کیا ہے، علمی مقابلہ جات کی اہمیت کبڑی، کشتی اور تیر کی سے زیادہ ہے، اس لیے اگر کوئی کبڑی وغیرہ کے انعامی مقابلوں کو جائز قرار دیتا ہے تو علمی مقابلہ جات تو بالا ولی جائز ہونے چاہیں۔ اور شرط کی یہ شکل تجویز ہے جو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قریشی کافروں کے ساتھ رکھی تھی کہ جو خبر قرآن کریم نے رو میوں کے بارے میں دی ہے وہ جلد سال بعد پسی ثابت ہو گئی، اور پھر چند سال بعد وہ خبر پسی ثابت ہوئی، اور یہ بات پہلے گزر پکی ہے کہ ایسی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے جس میں غلبہ اسلام کے لیے لگائے جانے والی شرط کے منوخ ہونے کا تذکرہ ہو، پھر سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط جیتی اور انعام وصول کیا حالانکہ اس وقت تک جو حرام ہو چکا تھا۔ نیز اقامت دین کا تعلق زبان اور سنان دونوں سے ہے، اگر آلات سنان میں شرط لگا کر مقابلہ میں حصہ لیا جاستا ہے تو پھر علمی مقابلہ جات میں بالا ولی حصہ لیا جاسکتا ہے۔  
یہی موقف راجح ہے۔ " ختم شد

الموسوعۃ الفقیریۃ (171/23) میں ہے کہ :

"[شرط کی انعامی رقم کے لیے عربی زبان میں] رہان کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے جس کے متعدد معانی ہیں :

ایک معنی خطرہ مول لینے کے بھی ہیں، جیسے کہ لسان العرب میں ہے کہ : لفظ {الرہان} اور {الراہنہ} اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنے کے معنی استعمال ہوتا ہے، اسی لیے کہتے ہیں : {رہانہ نہی کردا} یعنی فلاں نے فلاں کو کسی خطرے میں ڈال دیا۔ جب دو طرفہ خطرے میں ڈالنے کی بات ہو تو {ہنم یہتر، ہنم} کہتے ہیں، اور اسی طرح {آر، ہنم، ہنم خطرہ} بھی کہتے ہیں۔

اس کی عملی صورتیں یہ ہوتی ہیں کہ : دو شخص یا دو ٹیکیں کسی ایسی چیز کے بارے میں شرط لگا لیتی ہیں جو ممکن ہو، مثلاً وہ آپس میں کہیں : اگر کل بارش نہ ہوئی تو میں اتنی مقدار میں رقم دوں گا، وگرنہ تم مجھے اتنی ہی مقدار میں رقم دو گے۔

اس مضموم میں شرط لگا کر ایک دوسرے کو خطرے میں ڈالنے حرام ہے، چنانچہ اسلامی احکامات پر عمل پیرالوگ مسلم ہوں یا ذمی تمام کے لیے فتحاً لے کرام کا مقتضہ طور پر یہی موقف ہے؛  
اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں بھی فرقین کے لیے حرام جوے کی طرح غنم اور غرم میں سے کوئی ایک چیز یقینی ہے۔ " ختم شد

دائری فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ (15/239) میں ہے :

"سوال : شرط لگانے کا کیا حکم ہے، پچھلے لوگ اسے حق بھی کہتے ہیں۔ نیز ایک شرط یک طرفہ ہو کہ کوئی شخص کہے : اگر فلاں چیز مکمل ہو گئی تو تم سب کی میں دعوت کروں گا، اس کا کیا حکم ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاً نہ خیر دے۔"

جواب : مالی شرط لگانا جائز نہیں ہے، صرف ان صورتوں میں جائز ہے جہاں شریعت نے استثنایا ہے، اور وہ ہے : گھڑ دوڑ، اونٹ دوڑ، اور تیر اندازی۔ اس کے علاوہ مالی شرط لگا کر مال وصول کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ یہ باطل طریقے سے مال ہڑپ کرنے کے زمرے میں آتا ہے، اور یہ اس حرام جوے میں آتا ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے۔ جبکہ کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میرے ذمے تمہارے لیے فلاں چیز۔ تو یہ وعدے کے زمرے میں آتا ہے، شرط میں نہیں آتا، اور وعدے کو پورا کرنا آسانی

سے ممکن ہو تو یہ شرعی عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر ڈھیر و سلامتی اور رحمتی نازل فرمائے۔  
دائیٰ کمیٹی برائے علمی تحقیقات و فتاویٰ

بکر بن عبد اللہ بوزید... صالح بن فوزان الغوزان... عبد العزیز بن عبد اللہ آل اشیع... عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز" ختم شد

اسی طرح شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"چھ لوگ شرط لگاتے ہیں، اگر فلاں کام ایسے ہو گیا تو میں تمہیں اتنی قیمت کی چیز دوں گا، اور اگر نہ ہو تو تم میں اتنی بھی قیمت کی چیز دو گے۔ لوگ اسے عربی میں رہان کہتے ہیں، تو کیا یہ حلال ہے یا حرام؟"

جواب: یہ حلال نہیں ہے، بلکہ یہ حرام ہے، ایسی شرطیں لگانا جو سے اور قمار بازی میں آتا ہے، اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَفَرُوا نَفِرُوا  
وَالْأَنْصَابُ وَالْأَرْلَامُ يَرْجِعُونَ عَلَى الْشَّيْطَانِ فَاجْتَهَوْهُ لَكُلُّمَا تَفَهَّمُونَ﴾ ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، باتی یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر سر اسرگندے ہیں، شیطان کے کام سے ہیں، سواس سے بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔ [المائدہ: 90]

تو آیت میں مذکور "میر" جو سے کوئی نہیں ہے، مثلاً کوئی کہے: اگر معاملہ ایسے ہو تو میرے ذمے و گرنہ تمہارے ذمے چھٹی ہو گی، اسی طرح کوئی کہے: اگر فلاں آگی تو تمہیں اتنے ملیں گے اور اگر نہ آیا تو تم اتنے دو گے۔ یا آپس میں کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو تو کہا جائے: اگر پتھر ہے تو تم دین دار اور اگر سونا ہے تو میں دین دار ہوں گا۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی باتیں کر کے شرط لگانا جو اور قمار بازی میں آتا ہے، اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (مالی انعام صرف نیزہ بازی، اونٹ دوڑ اور گھڑ دوڑ میں ہے) حدیث کے عربی الفاظ میں {سبق} مالی معاوضہ اور انعام کو کہتے ہیں، یعنی مالی معاوضہ اور انعام صرف نشانہ بازی، اونٹ دوڑ، اور گھڑ دوڑ میں ہے۔

جبکہ علمی مقابله جات اس میں نہیں آتے، بلکہ وہ جعالہ یعنی انعام اور اکرامیہ میں آتے ہیں، مثلاً کوئی کہے: جو شخص فلاں، فلاں قرآن و حدیث سے یاد کرے تو اس کے لیے اتنا انعام ہے، تو اس کا تعلق جعالہ اور اجرت سے ہے، اسی طرح کوئی کہے کہ قرآن و سنت سے سوالات کا جو جواب دے اس کے لیے فلاں انعام ہو گا، مقصود یہ ہو کہ لوگ خیر کی باتوں کی طرف آئیں، اور علمی میدان میں آگے بڑھیں۔ تو یہ حرام نہیں ہے؛ کیونکہ یہ تو معاشرے میں خیر پھیلانے کے زمرے میں آتے گا، اس لیے یہ جعالہ اور انعام؛ علم کے آبیاری ہے، جبکہ شرط لگانا تو اس میں اپنے آپ کو غالب دکھانا مقصود ہوتا ہے۔" ختم شد

"فتاویٰ نور علی الرب" (300/19)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ:

ایسی شرطیں میں معاوضہ یا انعام دینا جائز نہیں ہے، خواہ مقابله کرنے والوں میں سے کسی ایک کی طرف سے ہو یا ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی طرف سے۔

اسی طرح پیشین گوئی کے صحیح ہونے پر شرط لگانا جائز نہیں، حتیٰ کہ رقم کے بغیر بھی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ غیب کے متعلق اٹکل لگانے سے تعلق رکھتا ہے، نیز ایسی شرطیں سے متعلق کسی بھی چیز کا پروگرام تیار کر کے دینا جائز نہیں ہے۔

یہاں سائل کو یہ بھی بتلاتے چلیں کہ جائز گھڑ دوڑ یا نشانہ بازی یہ ہے کہ: دو گھڑ سوار اپنے اپنے گھوڑے پر دوڑ کا مقابلہ لگائیں، یا دونشانہ باز نشانہ لگائیں کہ کس کا نشانہ صحیح لگتا ہے؟ یہ جائز ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ گھڑ سواری میں شرکیک دو مقابلے بازوں کے بارے میں شرط اور سے بآزی کی جائے۔ یہ منع ہی ہے۔

واللہ اعلم